کتاب نما

روح الامین کی معیت میں کاروانِ نبوتؐ (بارھویں جلد)، پروفیسر تسنیم احمد۔ ناشر: مکتبہ دعوۃ الحق، ۹۳-اے، اٹاوہ سوسائٹی، نزد گلشنِ معمار، کراچی۔ صفحات: ۴۰۰۔ قیمت مجلد: ۹۵۰ روپے۔

اُردو زبان میں سیرتِ پاکؐ پر بہت قیمتی کتب لکھی گئی ہیں، لیکن کاروانِ نبوت اپنی ترتیب، اسلوب اور پیش کش کے اعتبار سے ایک منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ یہ اس کتابی سلسلے کی بارھویں کڑی ہے، جس میں صلح حدیبیہ، غزوۂ تبوک، ہمسایہ سلاطین کے نام خطوط، غزوۂ خیبر، عمرۂ قضا، معرکۂ موتہ اور فتح مکہ کی تفصیلات پر ابواب کے ساتھ قریشِ مکہ اور یہود کی مخالفت کے اجمالی جائزے پر دو معلوماتی اور فکرانگیز ابواب بھی کتاب میں شامل ہیں۔

سیرتِ رسولؐ کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے حالاتِ حاضرہ کی مناسبت سے متعدد بصیرت افروز نکات بیان کیے ہیں۔ اسی طرح جہاں عہدِ نبوی میں جاہلیت سے کش مکش کا ذکر ہے، وہاں عصرحاضر کی جہالتوں کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔ کتاب کا طرزِ بیان عام فہم ہے۔ عبارت کی سلاست اسے قاری کے لیے دل چسپ بناتی ہے اور کتاب کا مطالعہ قاری کو عمل پر اُبھارتا ہے۔ کتاب کی ٹائپ کاری اور مطالعے کے مرکزی نکات کو نمایاں کرنے کا انداز، انفرادیت کا حامل ہے۔ (ادارہ)

عزیمت کے راہی، ششم، از حافظ محمد ادریس، ناشر: مکتبہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۲۵۲۴۱۹۔ صفحات: ۴۰۰۔ قیمت: ۶۰۰ روپے۔

جناب حافظ محمد ادریس ایک عالم، مترجم، خطیب اور منفرد ادیب ہیں۔ وہ بہ یک وقت اسلامی تاریخ، قومی و ملّی اُمور، افسانہ اور وفیات پر دلی لگن کے ساتھ لکھتے ہیں۔ عزیمت کے راہی سلسلے میں یہ ان کی آٹھویں کتاب ہے۔ اس سلسلے میں وہ عصرحاضر کے اُن رفقائے تحریک اسلامی کے احوال، واقعات اور یادداشتوں کو مرتب کرتے ہیں، جو اس دُنیا میں اپنا رول ادا کر کے

اپنے ربّ کے حضور پیش ہو جاتے ہیں۔

زیرنظر مجموعہ، تحریک اسلامی کی مرکزی شخصیات کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ جن میں چودھری غلام محمد، سیّد منور حسن، عبدالغفار عزیز، حاجی عبدالوہاب (امیر تبلیغی جماعت)، شیخ ظہور احمد، ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی، ڈاکٹر سیّد وسیم اختر، ڈاکٹر محمد مرسی شہید، جسٹس فدا محمد خاں، حفیظ الرحمٰن احسن، نعمت اللہ خاں ایڈووکیٹ، مسعود احمد خاں وغیرہ سمیت ۲۷ سعادت مند زندگیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

یہ کتابی سلسلہ، دعوت و عزیمت کے چراغ روشن کرتا ہے۔ سچ پوچھیے تو احباب میں مطالعے کی زبوں حالی کا حوالہ دیکھ کر دل رنجیدہ ہوا، کہ صرف چھے سو کی تعداد میں کتاب شائع ہوئی ہے، کیا یہ بات خود باقی زندہ رہ جانے والوں کے لیے ایک تازیانہ نہیں؟ (ادارہ)

سیرِ سوات، حکیم محمد یوسف حضروی، مرتب: ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد۔ ناشر: سرمد اکادمی اٹک۔ ملنے کا پتا: قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، بنک سٹاپ، والٹن روڈ لاہور کینٹ۔ فون: ۸۴۲۲۵۱۸-۰۳۰۰۔ صفحات ۱۹۶۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

حکیم محمد یوسف حضروی (۱۸۵۵ء-۱۹۵۹ء) حضرو (ضلع اٹک) ایک ماہر طبیب کے علاوہ بہت اچھے پختہ قلم ادیب بھی تھے۔ تقریباً دس کتابوں کے مصنف تھے۔ سیرِ سوات ان کی ”ایک ماہ [جون ۱۹۴۴ء] کی سیاحتِ سوات کا خوش نما آئینہ ہے۔ اس آئینے میں حکیم صاحب کے احوالِ سفر کی رنگا رنگ تصویریں، ان کے مشاہدے کی دل پذیر جھلکیاں ہیں“۔ (ص ۳۱)

حکیم صاحب کا اسلوبِ نگارش دیکھیے: ”ان [پہاڑوں] کی آغوش میں ملک کے اندرونی حصّے ہر طرف تختہ ہائے گلاب، گلِ مہتاب، گلِ لالہ و یاسمین کے شاداب اور رنگین ندیم عشرت پھولوں کے ایسے چمن کھلے ہوئے ہیں، جن پر انسانی نگاہ فردوس ارضی کا دھوکا کھاتی اور شب کو چاند اور تاروں کی لطیف روشنی مسکراتی ہے۔ صبح کے دھندلکے میں نسیم خوش گوار کا ایک ہلکا سا جھونکا ان پھولوں کو چھیڑ کر مسکرانے پر آمادہ کرتا ہے، کلیاں بنتی ہیں اور خوشبو سے تمام فضا معطر ہو جاتی ہے“۔ (ص ۵۳)

ڈاکٹر ناشاد نے ۳۰ صفحات پر مشتمل سیر حاصل مقدمے میں حکیم صاحب کے حالاتِ زندگی کے ساتھ، ان کے آبا و اجداد کے اَحوال، تصانیف اور مہارتِ طب پر روشنی ڈالی ہے۔ متن کی صحت کے ساتھ مختصر حواشی اور اشاریے کا اہتمام بھی کیا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

حکمتِ بالغہ، یادِ فاروقی نمبر، انجینئر عبداللہ اسماعیل۔ ناشر: قرآن اکیڈمی، لالہ زار، کالونی نمبر ۲، ٹوبہ روڈ، جھنگ صدر۔ صفحات: ۲۴۸، قیمت: ۲۵۰ روپے۔

ترجمان کی گذشتہ اشاعتوں (فروری ۲۰۱۴ء، اپریل ۲۰۱۵ء، اپریل ۲۰۱۶ء) میں ہم نے انجینئر مختار فاروقی مرحوم کی تصانیف اور رسالے پر تعارف وتبصرہ شائع کیا تھا۔ مختار صاحب ۱۳ ستمبر ۲۰۲۱ء کو اپنے ربّ سے جاملے۔ ان کی وفات پر درجنوں اہلِ قلم نے مرحوم کی شخصیت، علم وفضل اور تصنیفی وتالیفی کارناموں پر قلم اُٹھایا اور انھیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ زیرنظر مجموعۂ مضامین مرحوم سے لکھنے والوں کی ملاقاتوں، گفتگوؤں اور باتوں کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ اور یا مقبول جان کہتے ہیں: ''میں ان کے رسالے کا مدتوں مستقل قاری رہا۔ وہ بہت نیک اور سادہ انسان تھے۔ جب بولتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ ان کے اندر سے علم آرہا ہے اور علم بھی دین کا علم'' (ص ۲۲۳)۔

کسی معاشرے میں مختار فاروقی جیسے لوگوں کا وجود اور دین کے لیے ان کی کاوشیں اس معاشرے پر ربِّ کریم کی عنایات کے مترادف ہے۔ آخر میں بہت سے اہلِ علم کے تعزیتی پیغامات شامل ہیں۔ (رفیع الدین ہاشمی)